حدیثِ جبریل علیہ السلام

بقلم/ سید حسین بن عثمان مدنی سلمہ اللہ وفقہ حیدرآباد.
مزید مضامین کے لیے رابطہ کریں: 9700237800 - 91+
hussainbinosman@gmail.com

- حدیث جبریل علیہ السلام کی اہمیت۔
- حدیث جبریل علیہ السلام۔
- اسلام کے ساتھ ذکر کردہ ایمان کی تین صورتیں۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أُشْرِكَ بِكَ وَأَنَا أَعْلَمُ وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا أَعْلَمُ
رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

حدیثِ جبریل علیہ السلام

امام ابن رجَب ؒ نے فرمایا کہ یہ حدیث اس قدر عظیم ہے کہ مکمل دین کی شرح کرتی ہے۔ (1)

قاضی عِیاض ؒ نے فرمایا کہ شریعت کے سارے علوم اسی حدیث کی طرف لوٹتے ہیں' اور اسی سمندر سے نکلنے والی نہریں ہیں (2)۔

امام قُرطُبی ؒ (3) اور امام ابن دَقیق العِید ؒ (4) نے فرمایا کہ جس طرح سورۃ الفاتحہ کو اُمُّ الکتاب (قرآن کی اصل/ جڑ) کہا جاتا ہے اسی طرح اس حدیث کو ام السُنۃ (احادیث کی اصل/ جڑ) کہا جانا چاہیے۔

اس حدیث کی اہمیت کے پیشِ نظر امام بَغَوِی ؒ اور امام نَوَوِی ؒ جیسے جلیل القدر مُحدِّثین نے اپنی حدیث کی کتابوں کا آغاز اسی حدیث سے کیا ہے' جب کہ علامہ ابن عثیمین ؒ و شیخ عبدالمحسن العباد حفظہ اللہ وغیرہ نے اس حدیث کی تفصیلی و تحقیقی شرحیں لکھیں ہیں۔

عمر ؓ نے فرمایا : بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعَرِ لا يُرى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ وَلاَ يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ حَتَّى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى فَخِذَيْهِ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِى عَنِ الإِسْلاَمِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ الإِسْلاَمُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لا إِلَهَ إِلا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ وَتُقِيمَ الصَّلاَةَ وَتُؤْتِىَ الزَّكَاةَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلا قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَعَجِبْنَا لَهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ قَالَ فَأَخْبِرْنِى عَنِ الإِيمَانِ قَالَ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ وَمَلاَئِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَأَخْبِرْنِى عَنِ الإِحْسَانِ قَالَ أَنْ تَعْبُدَ اللهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ فَأَخْبِرْنِى عَنِ السَّاعَةِ قَالَ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَأَخْبِرْنِى عَنْ أَمَارَتِهَا قَالَ أَنْ تَلِدَ الأَمَةُ رَبَّتَهَا وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُونَ فِى الْبُنْيَانِ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِيًّا ثُمَّ قَالَ لِى يَا عُمَرُ أَتَدْرِى مَنِ السَّائِلُ قُلْتُ اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهُ جِبْرِيلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ (5)

ترجمہ: کسی روز ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ اچانک انتہائی سفید کپڑوں میں ملبوس' نہایت سیاہ بالوں والا ایک شخص ہمارے پاس آیا' جس پر نہ سفر کا اثر تھا اور نہ ہی ہم میں سے کوئی اسے جانتا تھا' اس شخص نے رسول اللہ ﷺ کی جانب بیٹھ کر رسول اللہ ﷺ کے گھٹنوں سے اپنے گھٹنوں کو ملایا' اور اپنے دونوں ہاتھوں کو رسول اللہ ﷺ کی دونوں زانوں پر رکھا' اور کہا کہ اے محمد ﷺ! آپ مجھے اسلام کے بارے میں بتائیے' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ کی گواہی دینا' نماز قائم کرنا' زکاۃ ادا کرنا' رمضان کے روزے رکھنا' طاقت ہو تو اللہ ﷻ کے گھر کا حج کرنا اسلام ہے' اس پر اس آدمی نے کہا کہ آپ نے سچ فرمایا' عمر ؓ نے فرمایا کہ ہم (صحابہ) کو تعجب ہوا کہ وہ شخص سوال کر رہا ہے اور جواب سن کر جواب کو صحیح بھی قرار دے رہا ہے' اس شخص نے پوچھا کہ

(1) جامع العلوم والحكم لابن رجب.

(2) المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج.

(3) فتح الباري شرح صحيح البخاري.

(4) شرح الاربعين النووية لابن دقيق العيد.

(5) صحيح مسلم' كتاب الإيمان' باب معرفة الإيمان... ح/ 102 بروایت عمر ؓ.

آپ مجھے ایمان کے بارے میں بتایئے' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ ﷻ پر'اس کے فرشتوں پر'اس کی کتابوں پر'اس کے رسولوں پر' آخرت کے دن پر'اور اچھی و بری تقدیر پر کامل یقین رکھنا ایمان ہے' تو اس شخص نے اس جواب کو بھی صحیح قرار دے کر کہا کہ آپ مجھے اِحسان کے بارے میں بتایئے' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آپ اللہ ﷻ کی عبادت اس کیفیت کے ساتھ کریں کہ آپ اللہ ﷻ کو دیکھ رہے ہوں ورنہ یہ شعور ضرور ہو کہ آپ کو اللہ ﷻ دیکھ رہا ہے' اس شخص نے پوچھا کہ آپ مجھے قیامت کے بارے میں بتایئے' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ (آپ){قیامت کے متعلق پوچھنے والے} سے زیادہ {قیامت کے متعلق جس سے پوچھا جا رہا ہے} (مجھے بھی) اس کا علم نہیں' اس شخص نے کہا کہ آپ مجھے اس کی نشانیوں کے بارے میں بتایئے' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لونڈی اپنی مالکہ کو جنم دے گی' ننگے سر' ننگے بدن بکریاں چروانے والے غریب لوگ تعمیرات میں مقابلہ کریں گے' عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ شخص چلا گیا' رسول اللہ ﷺ نے کچھ دیر بعد مجھ سے پوچھا کہ اے عمر! سوال کرنے والے شخص کو کیا آپ جانتے ہو ؟ تو میں نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ جبریل علیہ السلام تھے جو آپ (اصحاب) کو آپ کا دین سکھا رہے تھے۔

مذکورہ حدیث سے پتہ چلا کہ ہمارا دین اسلام' ایمان اور احسان تینوں کے مجموعے کا نام ہے' اور اسلام کا تعلق ظاہری کاموں سے ہے' جس کے ساتھ کبھی دلی ایمان رہتا ہے اور کبھی ان ظاہری کاموں والا منافق بھی ہوسکتا ہے یا ضعیف الایمان مسلمان بھی ہوسکتا ہے۔

اسلام و ایمان بیک وقت استعمال ہونے کے باوجود تفصیل و تفریق کے بغیر انہیں ہم معنی ہی سمجھنا معتزلہ کی رائے ہے جو علم و تحقیق کی رو سے کم زور ہے۔(1)

دلی ایمان کی وابستگی ہونے کے ساتھ اسلام ظاہری کاموں کے لیے استعمال ہونے کی مثال اللہ ﷻ کا فرمان ہے: ﴿ إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ﴾(2)

ترجمہ: بے شک مسلم مرد اور عورتیں' اور مومن مرد اور عورتیں ۔۔۔

اسلام ظاہری کاموں کے لیے استعمال ہو اور اس کے ساتھ ضعیف الایمانی وابستہ ہو اس کی مثال اللہ ﷻ کا یہ فرمان ہوسکتا ہے:

﴿ قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوا وَلَكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ ﴾(3)

ترجمہ: دیہاتی لوگوں نے کہا کہ ہم ایمان لائے' آپ کہہ دیجیے کہ (درحقیقت) تم ایمان نہیں لائے' لیکن تم یوں کہو کہ ہم اسلام لائے' حالانکہ ابھی تک تمہارے دلوں میں ایمان داخل ہی نہیں ہوا۔

سابقہ آیت تمام دیہاتی لوگوں کے متعلق نہیں ہے' کیونکہ بعض دیہاتی لوگ اللہ ﷻ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے تھے' لیکن یہ آیت محض ان دیہاتیوں کے متعلق اتری جو نبی ﷺ پر اپنے قبول اسلام کا احسان جتا رہے تھے' جیسا کہ انہوں نے کہا ہم اسلام تو لائے لیکن جس طرح آپ سے فلاں فلاں نے جنگ کی ہم نے جنگ نہیں کی' اس پر اللہ ﷻ نے فرمایا کہ جب تک ایمان تمہارے دلوں میں جگہ نہ بنا لے تم مت کہو کہ ہم ایمان لائے بلکہ یہ کہو کہ ہم مسلمان ہوئے۔(4)

اسلام ظاہری کاموں کے لیے استعمال تو ہو لیکن اس کے ساتھ دلی ایمان وابستہ نہ ہو اس کی مثال اللہ ﷻ کا یہ فرمان ہے:

(1) تفسیر ابن کثیر' تفسیر سورۃ الذاریات/36۔
(2) سورۃ الاحزاب/35' و سورۃ التحریم/5۔
(3) سورۃ الحجرات/14۔
(4) الصحیح المسبور۔۔۔

﴿ فَأَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيهَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ (35) فَمَا وَجَدْنَا فِيهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ (36) ﴾(1)

ترجمہ: تو جتنے ایمان والے وہاں تھے ہم نے انہیں نکال لیا' اور ہم نے وہاں مسلمانوں کا صرف ایک ہی گھر پایا۔

امام ابن عثیمین رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اللہ ﷻ نے اہل ایمان اور اہل اسلام کے درمیان فرق کیا ہے' اس کی وجہ یہ ہے کہ مذکورہ آیت میں ذکر کردہ گھر بظاہر اسلامی گھر تھا' کیونکہ اس میں لوط علیہ السلام کی خائن اور کافر بیوی بھی تھی' (2) اسی لیے جس بستی پر عذاب نازل ہونے والا تھا اس سے جنہیں نجات دی انہیں اہل ایمان قرار دیا' اور جنہیں اس بستی سے نہیں نکالا گیا بلکہ وہ وہیں پر عذاب کے شکار ہونے کے لیے رہ گئے انہیں مسلمان سے تعبیر کیا' (3) کیونکہ لوط علیہ السلام کی بیوی کا تعلق بظاہر اسلامی گھرانے سے تھا' لیکن وہ درپردہ منافق اور کافر تھی۔ (4)

لہذا سابقہ تفصیل کے پیش نظر اسلام کا تعلق ظاہری کاموں سے ہے جب کہ ایمان باطنی امور سے متعلق ہے' واضح رہے کہ اسلام وایمان کے درمیان یہ تمیز صرف اس وقت کی جائے گی جب اسلام وایمان بیک وقت استعمال ہوں' ورنہ اسلام وایمان دونوں ہم معنی ہی استعمال ہوتے ہیں۔

(1) سورۃ الذاریات/ 35-36۔
(2) مجموع فتاوی ورسائل ابن عثیمین 1/ 47-49۔
(3) مجموع الفتاوی' کتاب الإیمان الأوسط' هل مسمى الإیمان والإسلام واحد؟ 7/ 473-474
(4) جامع المسائل لابن تیمیة 6/221۔